سوال

(210) کبیرہ گناہوں سے توبہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک انسان نے اپنے دورِ جوانی میں بعض ایسے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا، جو اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہیں مگر اب اس نے توبہ کر لی ہے اور اب وہ درج ذیل امور کے بارے میں استفسار کرنا چاہتا ہے :

1...وہ گناہ کے جرم سے ڈرتا ہے کہ کہیں اس میں کچھ وقت کے بعد دوبارہ مبتلا نہ ہو جائے ؟

2...وہ ڈرتا ہے کہ جرم، گناہ دوبارہ اس کی توبہ و ثبات پر اثر انداز نہ ہو؟

3...کیا ان افعال کا بھی محاسبہ ہو گا جن سے وہ توبہ کر چکا ہے ؟

4...کیا لعنت گناہ کے وقوع پذیر ہونے کے وقت واقع ہوتی ہے ؟

5...جب اس نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تو اس وقت اسے ان کی سزا کا علم نہ تھا، تو کیا ان گناہوں کی سنگینی سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ شخص قابل معافی ہو گیا، اس نے یہ گناہ بھی خفیہ طور پر کیے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل اور دوسرے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو شخص بھی کسی گناہ سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے خواہ گناہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُل يـٰعِبادِىَ الَّذينَ أَسرَفوا عَلىٰ أَنفُسِهِم لا تَقنَطوا مِن رَحمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغفِرُ الذُّنوبَ جَميعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الغَفورُ الرَّحيمُ ﴿٥٣﴾... سورة الزمر

''(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ ''

یہ خوشخبری توبہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَالَّذينَ لا يَدعونَ مَعَ اللَّهِ إِلـٰهًا ءاخَرَ وَلا يَقتُلونَ النَّفسَ الَّتى حَرَّمَ اللَّهُ إِلّا بِالحَقِّ وَلا يَزنونَ ۚ وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ يَلقَ أَثامًا ﴿٦٨﴾ يُضـٰعَف لَهُ العَذابُ يَومَ القِيـٰمَةِ وَيَخلُد فيهِ مُهانًا ﴿٦٩﴾ إِلّا مَن تابَ وَءامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صـٰلِحًا فَأُولـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّـٔاتِهِم حَسَنـٰتٍ ۗ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ﴿٧٠﴾ ... سورة الفرقان

''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا-اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا- سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ توبہ سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے (۱) اور ہم سے پہلے گزرے ہوئے اس آدمی کا قصہ ہے، جس نے ننانوے آدمیوں کا قتل کرنے کے بعد ایک عابد سے پوچھا، کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ نہیں، تمہاری توبہ قبول نہیں ہوسکتی تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح اس نے ایک سو کی تعداد کو پورا کر لیا، پھر اس نے ایک عالم سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں توبہ کرنے سے کوئی امر مانع نہیں ہے۔ نیز انہوں نے ایک ایسی بستی کی نشان دہی کی جس میں نیک لوگ بستے تھے اور حکم دیا کہ ہجرت کر کے وہاں چلے جاؤ، وہ ابھی راستہ ہی میں تھا کہ پیغام موت آ گیا تو اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں فیصلہ کرنے کے لیے ایک فرشتے کو بھیج دیا اور اس نے کہا کہ دونوں بستیوں کے درمیان کے فاصلہ کی پیمائش کر لو، جس بستی کا فاصلہ زیادہ قریب ہو، اسے اسی میں سے شمار کر لو، فاصلہ کی جب پیمائش کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ نیک بستی کے زیادہ قریب ہے لہٰذا اس کی روح کو رحمت کے فرشتے لے گئے۔ (۱) سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ اس نے کئی ایسے گناہ کیے ہیں جو مستوجب لعنت ہیں مگر اب اس نے ان گناہوں سے توبہ کر لی ہے، تو میں اسے خوش خبری سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سچی پکی (خالص) توبہ کو ضرور قبول فرما لے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

(۱) صحیح مسلم، الایمان، باب کون الاسلام یھدم ماکان قبلہ، حدیث: 121 بلفظ آخر

(۱) صحیح البخاری احادیث الانبیا، رقم الباب: 54، حدیث: 3470 و صحیح مسلم التوبۃ، باب قبول توبۃ القائل، وان کثر قتلہ، حدیث: 2766

إِنَّمَا التَّوبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذينَ يَعمَلونَ السّوءَ بِجَهـٰلَةٍ ثُمَّ يَتوبونَ مِن قَريبٍ فَأُولـٰئِكَ يَتوبُ اللَّهُ عَلَيهِم ۗ وَكانَ اللَّهُ عَليمًا حَكيمًا ﴿١٧﴾ ... سورة النساء

''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔''

''پھر جلدی توبہ کر لیتے ہیں'' سے مراد یہ ہے کہ وہ موت سے پہلے پہلے توبہ کر لیتے ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد یہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

وَلَيسَتِ التَّوبَةُ لِلَّذينَ يَعمَلونَ السَّيِّـٔاتِ حَتّىٰ إِذا حَضَرَ أَحَدَهُمُ المَوتُ قالَ إِنّى تُبتُ الـٔـٰنَ وَلَا الَّذينَ يَموتونَ وَهُم كُفّارٌ ۚ أُولـٰئِكَ أَعتَدنا لَهُم عَذابًا أَليمًا ﴿١٨﴾ ... سورة النساء

''ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی، اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

سائل کو چاہیے کہ اپنی توبہ کو برقرار رکھے، ثابت قدم رہے، تاکہ شیطان اس کے دل میں یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں یا یہ کہ اس سے اس گناہ کا بھی حساب لیا جائے گا

جس سے یہ توبہ کرچکا ہے۔ البتہ اگر توبہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو پھر اس کے لیے یہ واجب ہے کہ متعلقہ لوگوں کے حقوق ادا کردے یا ان سے معاف کرالے اور اگر وہ حق داروں کو یا فوت ہوجانے کی صورت میں ان کے وارثوں کو نہ جانتا ہو تو ان کی طرف سے صدقہ کردے تاکہ ان حقوق سے بھی وہ بری الذمہ ہوجائے مثلاً اگر گناہ کی صورت یہ ہو کہ اس نے کسی کا مال لیا ہو اور پھر اس سے توبہ کرلی ہو تو اس کے لیے واجب یہ ہے کہ یہ مال اس کے مالک کو واپس لوٹا دے اور اگر وہ زندہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو دے دے اور اگر وہ اسے جانتا نہ ہو یا اسے بھول گیا ہو تو اس کی طرف سے نیت کرتے ہوئے اس مال کو صدقہ کردے۔ نیت کرتے ہوئے یہ کہے کہ یہ اس کی طرف سے صدقہ ہے، جس سے اس نے مال لیا تھا اور اگر چاہے تو یہ کہے کہ یہ اس کی طرف سے صدقہ ہے، جس کا یہ مال ہے کیونکہ اگر وہ فوت ہوچکا ہو تو پھر یہ مال اس کے وارثوں کی طرف سے صدقہ ہوجائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو تو علم ہے کہ یہ کس کا مال ہے لہٰذا وہ اس کے مستحق تک اس کا ثواب پہنچا دے گا۔

سائل نے جو ذکر کیا ہے کہ وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ گناہ اس کی توبہ پر اثر انداز ہوں گے تو اسے اس بات سے قطعاً نہیں ڈرنا چاہیے، کیونکہ توبہ کرنے سے سابقہ گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں کہ ان کا مطلقاً کوئی اثر باقی نہیں رہتا اور بسا اوقات توبہ کرنے کے بعد انسان توبہ سے پہلے کی زندگی سے بہت بہتر ہوجاتا ہے کیونکہ توبہ سے اسے انابت الی اللہ اور خوف الٰہی کی توفیق ملتی ہے اور ایسے قلبی احوال اور بدنی اعمال کی توفیق ملتی ہے، جن سے اس کا مقام و مرتبہ پہلے کی نسبت بہت بلند ہوجاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ﷺ کی توبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَعَصىٰ ءادَمُ رَبَّهُ فَغَوىٰ ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجتَبـٰهُ رَبُّهُ فَتابَ عَلَيهِ وَهَدىٰ ﴿١٢٢﴾ ... سورة طه

''آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی، پس بہک گیا (121) پھر اس کے رب نے نوازا، اس کی توبہ قبول کی اور اس کی رہنمائی کی۔''

سائل نے جو یہ پوچھا ہے کہ لعنت معصیت کے وقوع کے وقت واقع ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ لعنت کبھی تو معصیت کے وقوع کے وقت ہی لاحق ہوتی ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کے ارادہ و حکمت کے مطابق مؤخر بھی ہوسکتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق عطا فرما دے تو پھر لعنت ختم ہوجاتی ہے کیونکہ لعنت کے معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کے ہیں اور جو شخص توبہ کرلے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے۔

سائل نے جو یہ پوچھا ہے کہ اسے ان جرائم کی سزا کا علم نہیں تھا تو سزا کے علم نہ ہونے سے سزا ختم نہیں ہوتی خواہ وہ دنیوی ہو یا اخروی، بشرطیکہ اسے یہ علم ہو کہ یہ کام کرنا حرام تھا۔ اگر انسان اپنے دل میں یہ کہے کہ اگر اسے یہ علم ہوتا کہ اس گناہ کی یہ سزا ہے تو وہ اس کا ارتکاب نہ کرتا تو یہ کوئی عذر نہیں ہے کیونکہ اس نے اس علم کے باوجود کہ یہ کام حرام ہے، ایک حرام فعل کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص زنا کرے اور اسے زنا کی حرمت کا علم ہو (اور ہر عاقل مسلمان یہ جانتا ہے کہ زنا حرام ہے) مگر اسے اس کی سزا کا علم نہ ہو مثلاً یہ کہ وہ شادی شدہ ہو اور زنا کرلے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے تو پھر بھی اسے رجم کردیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت کرلے اور کہے کہ اس حالت میں مباشرت کے کفارے کا اسے علم نہیں تھا حالانکہ اس کا کفارہ مغلظ ہے اور وہ ہے ایک غلام کو آزاد کرنا، غلام موجود نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا اور اگر روزے رکھنے کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا تو کفارے کے بارے میں ناواقفیت سے اس کا وجوب ختم نہیں ہوتا۔ کفارہ ہر صورت میں واجب ہوگا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے جب نبی اکرم ﷺ سے یہ پوچھا کہ اس نے لاعلمی سے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے مباشرت کرلی ہے تو اس پر کیا واجب ہے؟ تو نبی ﷺ نے اسے یہ فتویٰ دیا کہ اس کے ذمے ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ اگر غلام نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے جائیں اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے۔ (۱) بہر حال جرم کی سزا کے علم نہ ہونے سے سزا ختم نہیں ہوتی، جب کہ یہ علم ہو کہ یہ کام حرام ہے۔

---

(۱) صحیح البخاري، الصوم، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئ فتصدق علیه فلیکفر، حدیث: 1936 و صحیح مسلم، الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع ... الخ، حدیث: 1111

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص162

محدث فتویٰ